سوال

(297) دوکان کا نام ' الحمد ' رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں الحمد سویٹس کے نام سے مٹھائی کی دکان کر رہا ہوں بعض حضرات کا کہنا ہے کہ لفظ الحمد کی بے ادبی ہوتی ہے واضح رہے کہ الحمد سویٹس ڈبوں اور شاپروں پر لکھا جاتا ہے اور پھر وہ پاؤں تلے آتے ہیں۔ اس طرح لفظ الحمد کی بے ادبی ہوتی لہذا اس بے ادبی کی شرعی حیثیت مطلوب ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لفظ "الحمد" بطور اسم استعمال کا کوئی حرج نہیں کئی ایک ذوات واشخاص کے اسماء جو کتاب اللہ میں وارد ہیں علی الاطلاق ان کے استعمال کا جواز ہے اسی طرح یہاں محل بحث میں سمجھ لینا چاہیے ہاں البتہ "الحمد" کی نسبت اختصاص یا اضافت " ذوالجلال والاکرام " کی طرح ہو مثلاً " الحمد اللہ " یا ولہ الحمد تو اس صورت میں احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اہانت کے خوف سے اس کا استعمال نہ ہو اگرچہ دعوتی نکتہ نظر سے اس کے استعمال کا بھی جواز ہے سربراہان حکومت وساء دول کی طرف آپ کے پیغامات بھی اسی نظریہ کے مؤید ہیں۔

اسی بناء پر خطوط و سارئل میں "786" کے بجائے محققین اہل علم کے نزدیک " بسم اللہ الرحمن الرحیم " کا تعین ہے۔ (صحیح البخاری بدء الوحی رقم (7) جملہ دلائل سے معلوم ہوا کہ "الحمد سویٹس " کے نام سے کاروبار جاری رکھا جا سکتا ہے شرعاً کوئی قباحت نہیں لیکن ایک مسلمان کے لیے اللہ کے ذکر کی صورت میں نجس مقامات سے احتقاظ کا پہلو غالب رہنا چاہیے سنن ابوداؤد میں حدیث ہے۔

«اذا دخل الخلاء وضع خاتمہ» (ابوداؤد کتاب الطھارۃ باب الخاتم یکون فی زکر اللہ تعالیٰ (19) قال ابوداؤد : ھذا حدیث منکر (باب الخاتم یکون فیہ زکر اللہ تعالیٰ)

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنی انگوٹھی اتار لیتے کیونکہ اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقش تھا اسی حرمت کے پیش نظر دشمن کی سرزمین میں قرآن سمیت سفر سے منع کیا گیا ہے ویسے بھی "حمد سے مقصود چونکہ ثناء اور ذکر خیر ہوتا ہے گویا کہ اس اظہار تشکر کی طرف بھی اشارہ ہو گیا اس بناء پر دکان کے لیے تسمیہ حسن تفاؤل کے قبیل سے ہوا جو خیر و برکت کا موجب ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

ج1ص589

محدث فتویٰ